مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2015

اردو (کور)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جز و ہیں تو ہر جز و کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) **اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔**

(16) جب طلبہ تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

Code No. 3/1

مارکنگ اسکیم

اردو (کور)

کل نمبر100 **وقت 3 گھنٹے**

1۔ درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب **لکھیے**۔ **10**

بہت پہلے جب کاغذ نہیں تھا تب کتابیں پیڑ کی لکڑیوں اور چھالوں پر لکھی جاتی تھیں جو بہت وزنی ہوتی تھیں اور ایک جگہ سے دوسرے جگہ لے جانے میں بہت مشکل ہوتی تھی۔ پھر کچھ لوگ لکھنے کے لیے ریشمی کپڑے کا استعمال کرنے لگے لیکن ریشم بہت قیمتی ہوتا تھا اور عام لوگ اسے استعمال نہیں کر سکتے تھے تب لوگوں نے جانوروں کی کھالوں پر لکھنا شروع کیا۔ یہ کام مصر، یونان اور روم میں شروع ہوا۔ پہلے کھالوں کی صفائی ہوتی تھی پھر ان کو لکھنے کے قابل بنایا جاتا تھا لیکن طریقہ بھی کمیاب اور خاصا مہنگا تھا۔ اس کے بعد چین کے ایک شخص زائی لن نے کاغذ بنانے کے سلسلے میں تحقیقات شروع کیں۔ بڑی محنت کے بعد اس نے کاغذ بنانے کا فارمولا ایجاد کر لیا۔ جلد ہی یہ سارے چین مین مقبول ہو گیا اور وہاں سے دنیا کے کونے کونے میں پہنچا۔ اس طرح لکھنے اور تحریر کو محفوظ رکھنے کے سلسلے میں جو بڑی دشواری تھی وہ دور ہوگئی۔ اب ہم سب کاغذ کو بہت سستا اور آسانی سے دستیاب سامان سمجھ کر خوب استعمال کرتے ہیں۔

(i) کاغذ کی ایجاد سے پہلے کتابیں کس پر لکھی جاتی تھیں؟

(ii) لکھنے کے لیے ریشمی کپڑے کا استعمال کیوں ترک کرنا پڑا؟

(iii) کن کن ملکوں میں لکھنے کے لیے کھالوں کا استعمال کیا جاتا تھا؟

(iv) کاغذ کی ایجاد کہاں ہوئی اور اسے ایجاد کرنے والا کون تھا؟

(v) کاغذ کی ایجاد سے کیا کیا فائدے ہوئے؟

جواب:

(i) کتابیں پیڑ کی لکڑیوں اور چھالوں پر لکھی جاتی تھیں۔

(ii) ریشمی کپڑا قیمتی ہوتا ہے اور عام لوگ اسے استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے ریشمی کپڑا ترک کرنا پڑا۔

(iii) مصر، یونان اور روم میں لکھنے کے لیے کھالوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔

(iv) کاغذ کی ایجاد چین میں ہوئی اور اسی ملک کے ایک شخص زائی لن نے اس کی ایجاد کی۔

(v) لکھنے اور تحریر کو محفوظ رکھنے کی دشواری دور ہوگئی۔ کاغذ سستا اور آسانی سے دستیاب ہے۔

یا

گاؤں کی فضا میں ایک خاص نوعیت کا سکون، اطمینان اور خاموشی ہوتی ہے جو ذہن کو یکسوئی بخش کر عظیم تخلیقی کاموں کے لیے تیار کرتی ہے۔ شہروں میں سکون نایاب اطمینا ختم اور تسکین ناپید ہے۔ سڑک پر ہر دم زندگی اور موت کی جنگ کا سامنا رہتا ہے۔ حادثات سے کئی گھروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں لیکن گاؤں میں ایسا نہیں ہے۔ وہاں کا ماحول پر سکون ہوتا ہے۔ حادثات کا ڈر بہت کم ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ وہاں پیدل زیادہ چلنا پڑتا ہے۔ شہروں کی طرح قدم قدم پر گاڑیاں میسر نہیں ہیں مگر غور کریں تو یہی ان کی اچھی صحت کا راز ہے۔ پیدل چلنے والا انسان چاق و چوبند رہتا ہے۔ اس کے پٹھے مضبوط رہتے ہیں اور قوت مدافعت بڑھتی ہے۔ بیماریاں اس کے پاس پھٹکنے نہیں پاتیں۔ اب تو دیہات میں بھی سڑکوں اور بجلی کی سہولت آ گئی ہے اور پختہ عمارتیں بھی بننی شروع ہو گئی ہیں۔

(i) گاؤں کی فضا میں انسانی ذہن کن کاموں کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے؟

(ii) گاؤں کے مقابلے شہروں میں کن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(iii) گاؤں والوں کی اچھی صحت کا راز کیا ہے؟

(iv) پیدل چلنے سے کیا فائدے ہوتے ہیں؟

(v) اس دور میں دیہات میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں؟

جواب:

(i) گاؤں کی فضا انسانی ذہن کو یکسوئی بخش کر عظیم تخلیقی کاموں کے لیے تیار کرتی ہے۔

(ii) شہروں میں سکون نایاب، اطمینا ختم اور تسکین ناپید ہے۔ سڑک پر ہر دم زندگی اور موت کی جنگ کا سامنا رہتا ہے۔ حادثات سے کئی گھروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں

(iii) گاؤں میں پیدل زیادہ چلنا پڑتا ہے اور یہی ان کی اچھی صحت کا راز ہے۔

(iv) پیدل چلنے والا انسان چاق و چوبند رہتا ہے۔ اس کے پٹھے مضبوط رہتے ہیں اور قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ بیماریاں اس کے پاس پھٹکنے نہیں پاتیں

(v) اس دور میں دیہات میں بھی سڑکوں اور بجلی کی سہولت آ گئی ہے اور پختہ عمارتیں بھی بننی شروع ہو گئی ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 2 × 5 = 10

2۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ **15**

(i) اسکول لائبریری

(ii) کمپیوٹر کے فائدے اور نقصانات

(iii) بڑھتی ہوئی آبادی

(iv) ہندوستان میرا ملک

(v) میری پسندیدہ شخصیت

(vi) صبح کی سیر

(vii) خواتین کے حقوق

جواب:

(i) اسکول لائبریری

a) تمہید/تعارف

b) نفس مضمون

c) اندازِ بیان

d) اختتام

(ii) **کمپیوٹر کے فائدے اور نقصانات**

a) تمہید/تعارف

b) نفسِ مضمون

c) اندازِ بیان

d) اختتام

(iii) **بڑھتی ہوئی آبادی**

a) تمہید/تعارف

b) نفسِ مضمون

c) اندازِ بیان

d) اختتام

(iv) **ہندوستان میرا ملک**

a) تمہید/تعارف

b) نفسِ مضمون

c) اندازِ بیان

d) اختتام

(v) **میری پسندیدہ شخصیت**

a) تمہید/تعارف

b) نفسِ مضمون

c) انداز بیان

d) اختتام

(vi) **صبح کی سیر**

a) تمہید/تعارف

b) نفس مضمون

c) انداز بیان

d) اختتام

(vii) **خواتین کے حقوق**

a) تمہید/تعارف

b) نفس مضمون

c) انداز بیان

d) اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	2
نفس مضمون	7
انداز بیان	4
اختتام	2
کل نمبر	**15**

3۔ اپنے دوست کو خط لکھ کر اگلے مہینے ہونے والی اپنی سالگرہ میں شریک ہونے کی دعوت دیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ سبھی دوست مل کر آپ کے شہر کی سیر کرنے بھی جائیں گے۔ **8**

یا

اپنے علاقے میں ایم۔سی۔ڈی۔آفیسر کو خط لکھ کر اپنے علاقے کی ٹوٹی پھوٹی گلیوں کی مرمت کی درخواست کیجیے۔

جواب:

(i) القاب و آداب

(ii) نفس مضمون

(iii) انداز بیان/طرز تحریر

(iv) خط کا خاکہ

یا

(i) القاب و آداب

(ii) نفس مضمون

(iii) انداز بیان/طرز تحریر

(iv) خط کا خاکہ

نمبروں کی تقسیم

القاب و آداب	1
نفس مضمون	3
انداز بیان/طرز تحریر	2
خط کا خاکہ	2
کل نمبر	**8**

4۔ درج ذیل میں سے کسی ایک عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ **7**

اخباروں میں خبروں کے علاوہ کئی قسم کے اشتہار ہوتے ہیں بڑے بڑے تاجر اپنے مال کو مقبول عام بنانے کے لیے اخباروں میں اشتہار دیتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے لیے مال کی خوبیوں سے واقف ہوسکیں۔ اخباروں میں ملازمتوں کے دعوت نامے بھی ہوتے ہیں جس کمپنی یا دفتر کو جس قسم کے آدمی کی ضرورت ہے وہ اپنی ضرورت کے مطابق اخبار

میں اشتہار دیتا ہے۔ اخبار پڑھنے والوں کو خبروں کے علاوہ ملازمت کے بارے میں بھی پتہ چل جاتا ہے۔ اخباروں میں جو اشتہار دیے جاتے ہیں ان کے لیے نرخ مقرر ہیں۔ یہ نرخ انچ اور کالم کے حساب سے مقرر کیے جاتے ہیں۔

یا

انسان اچھی بری مختلف قسم کی صفات رکھتے ہیں۔ عام طور پر اچھائیاں اور برائیاں ہر آدمی میں موجود ہوتی ہیں۔ کوئی شخص اچھے اخلاق کا مالک ہوتا ہے اور کوئی برے اخلاق کا۔ آدمی میں جو صفات دوسری صفات پر غالب آ جائیں وہ اسی قسم کا آدمی کہلاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی میں برائیوں کے مقابلے میں اچھائیاں بہت زیادہ ہیں تو اس کی برائیاں اچھائیوں سے مغلوب ہو جاتی ہیں اسے ہم اچھا انسان کہیں گے اور اگر اس کی برائیاں اچھائیوں پر غالب آ جائیں تو ہم اسے برا انسان کہیں گے۔ اچھی صفات کے مالک انسان کو خوش اخلاق کہیں گے اور جس میں برائیاں زیادہ ہوں گی اسے بد اخلاق کہیں گے۔

جواب:

عنوان: اخبار میں اشتہار کی اہمیت

(طالب علم اس سے ملتا جلتا کوئی اور عنوان بھی تجویز کر سکتا ہے تو اسے بھی صحیح مانا جائے اور پورے نمبر دیے جائیں)

خلاصہ:

اخباروں میں بڑے بڑے تاجر اپنے مال کو مقبول عام بنانے کے لیے اشتہار دیتے ہیں تاکہ لوگ ان کے مال کی خوبیوں سے واقف ہو سکیں۔ اخباروں میں ملازمتوں کے دعوت نامے یا کمپنی اور دفتر میں آدمی کی ضرورت کے مطابق اشتہار دیے جاتے ہیں۔ ان اشتہاروں میں کالم کے حساب سے نرخ مقرر کیے جاتے ہیں۔ اس طرح اخبار پڑھنے والوں کو خبروں کے علاوہ ملازمت کے بارے میں بھی خبر مل جاتی ہے۔

یا

عنوان: انسان کی صفات

(طالب علم اس سے ملتا جلتا کوئی اور عنوان بھی تجویز کر سکتا ہے تو اسے بھی صحیح مانا جائے اور پورے نمبر دیے جائیں)

خلاصہ:

انسان میں عام طور پر اچھائیاں اور برائیاں موجود ہوتی ہیں۔ آدمی میں جو صفات دوسری صفات پر غالب آجائیں وہ اسی قسم کا آدمی کہلاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی میں برائیوں کے مقابلے میں اچھائیاں بہت زیادہ ہیں تو اس کی برائیاں اچھائیوں سے مغلوب ہو جاتی ہیں اسے ہم اچھا انسان کہیں گے۔ اس کے برعکس اگر اس کی برائیاں اچھائیوں پر غالب آجائیں تو ہم اسے برا انسان کہیں گے۔ اچھی صفات کے مالک انسان کو خوش اخلاق بری صفات کے مالک کو بداخلاق کہیں گے۔

نمبروں کی تقسیم

عنوان	2
خلاصہ	5
کل نمبر	**7**

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ (5) کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ **10**

(i)	ہوا سے باتیں کرنا	(ii)	ہاتھ پاؤں مارنا
(iii)	ناک کٹوانا	(iv)	منھ نہ لگانا
(v)	گھوڑے بیچ کر سونا	(vi)	ہتھیار ڈالنا
(vii)	عقل کے ناخن لینا	(viii)	سبز باغ دکھانا
(ix)	رائی کا پہاڑ بنانا	(x)	دم دبا کر بھاگنا
(xi)	جھانسے میں آنا	(xii)	جان پر کھیلنا

جواب:

(i) ہوا سے باتیں کرنا : بہت تیز چلنا

راجدھانی ایکسپریس تو اس طرح چلتی ہے جیسے ہوا سے باتیں کر رہی ہے۔

(ii) ہاتھ پاؤں مارنا : کوشش کرنا

زندہ رہنے کے لیے انسان کو ہاتھ پاؤں مارتے رہنا چاہیے۔

(iii) ناک کٹوانا : بے عزتی کرانا

تمھاری نشہ کرنے کی عادت نے خاندان کی ناک کٹوا دی۔

(iv) منھ نہ لگانا : توجہ نہ دینا

کم ظرف لوگوں کو منھ نہ لگانا ہی بہتر ہے۔

(v) گھوڑے بیچ کر سونا : بے فکر ہو جانا

پورے گھر کا سامان چوری ہو گیا اور تم گھوڑے بیچ کر سوتے رہے۔

(vi) ہتھیار ڈالنا : ہار مان لینا

احمد نے امتحان کی کوشش نہیں کی اور پہلے ہی ہتھیار ڈال دیے۔

(vii) عقل کے ناخن لینا : ہوش میں آنا

ماشاءاللہ جوان ہو گیے ہو، وقت برباد مت کرو عقل کے ناخن لو۔

(viii) سبز باغ دکھانا : لالچ دینا

سیاسی جماعتیں عوام کو سبز باغ دکھا کر ووٹ لیتی ہیں۔

(ix) رائی کا پہاڑ بنانا : چھوٹی سی بات کو بڑا بنانا

تم نے ذرا سی بات کو رائی پہاڑ بنا دیا۔

(x) دم دبا کر بھاگنا : شکست کھا کر بھاگنا

ہماری فوج کے آگے دشمن کی فوج دم دبا کر بھاگ گئی۔

(xi) جھانسے میں آنا : دھوکہ میں آنا

نوکری کے نقلی اشتہار کے جھانسے میں آ کر میں نے ساری پونجی گنوا دی۔

(xii) جان پر کھیلنا : مقصد حاصل کرنے کے لیے مرنے پر آمادہ ہونا۔

فوجی جوان جان پر کھیل کر ملک کی سرحدوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

معنی 1× 5 = 5

جملوں میں استعمال 1× 5 = 5

کل نمبر = 10

6۔ کسی موبائل فون کو فروخت کرنے کے لیے اشتہار بنائیے۔ **5**

جواب:

موبائل کی دنیا میں دھماکہ

ہماری دکان پر سبھی مشہور کمپنیوں کے نئے نئے ماڈلوں کے موبائل فون بہت کم قیمت میں ملتے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ قسطوں پر بھی موبائل خرید سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ خدمت کا موقع دیجیے۔

موبائل ورلڈ

F-16 **مین مارکیٹ سیما پوری دھلی**

نمبروں کی تقسیم

اشتہار کا خاکہ 2

اشتہار کا متن 3

کل نمبر 5

7۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گیے سوالوں کے جواب دیجیے۔ 7

یہاں نشانے بازی کے مقابلے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ایک گاؤں کے نشانے باز دوسرے گاؤں کے نشانے باز سے مقابلہ کرتے ہیں اس کے لیے ایک جج اور کچھ پنچ مقرر کیے جاتے ہیں جن کا فیصلہ سب کے لیے قابل قبول ہوتا ہے۔ صوبے میں عام طور پر چاول، گوشت، مچھلی، آلو اور صابودانے کے درخت کے گودے کا آٹا کھایا جاتا ہے۔ غیر عیسائی کھاسی باشندے دودھ اور اس سے بنی ہوئی چیزیں نہیں کھاتے۔ دنیا کا سب سے زیادہ بارش والا علاقہ چیراپونجی اسی صوبے میں ہے۔ یہاں آب وہوا مرطوب ہونے کی وجہ سے پیچش، ملیریا اور ہیضے کی وبائیں عام ہیں۔ کھاسی کے ہر گاؤں میں پنچایت ہوتی ہے جو آپس کے جھگڑے چکاتی ہے۔ پنچ اور گوہوں کے بیان پر فیصلہ دیا جاتا ہے۔

(i) نشانے بازی کے مقابلوں کے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟

(ii) صوبے میں کیا کیا چیزیں شوق سے کھائی جاتی ہیں؟

(iii) چیراپونجی کی کیا خاص باتیں بتائی گئی ہیں؟

(iv) اس صوبے میں کون سی بیماریاں عام ہیں اور ان کی وجہ کیا ہے؟

(v) یہاں جھگڑوں کے فیصلے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟

یا

لتا کے گانوں کی ایک اور خصوصیت اس کی بلند آہنگی ہے۔ اس کے گیت کے دو لفظوں کے بیچ کا فاصلہ ترنم سے اس طرح بھرا ہوتا ہے کہ دونوں لفظ ایک دوسرے میں سمائے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ مان لیا گیا ہے کہ لتا کے گانوں میں درد بھرے جذبات کی عکاسی نہایت موثر انداز میں ہوتی ہے لیکن میں اس سے متفق نہیں ہوں۔ میرا خیال ہے کہ لتا نے درد انگیز جذبات کے برعکس خوشی کے جذبات والے گیت بڑے والہانہ انداز سے گائے ہیں۔ فلمی سنگیت میں تخلیق کاری کی بہت گنجائش ہے۔ اس سے ملک کے راجستھانی، پنجابی اور بنگالی لوک گیتوں کے ذخیروں سے بھی بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ لتا فلمی سنگیت کی وسیع دنیا میں گویا بے تاج ملکہ ہیں۔ اگرچہ فلمی دنیا میں پردے کے پیچھے گانے والے بہت سے فن کار موجود ہیں مگر لتا کی مقبولیت ان سب سے بڑھ کر ہے۔

(i) لتا کے گانوں میں گیت کے دولفظوں کے بیچ کا فاصلہ کیوں محسوس نہیں ہوتا؟

(ii) لتا کے گانوں کے متعلق کیا بات مان لی گئی ہے؟

(iii) مصنف کے خیال میں لتا کے کس قسم کے گیت زیادہ مشہور ہیں؟

(iv) فلمی سنگیت میں ملک کے کن علاقوں کے لوک گیتوں سے فائدہ اٹھایا گیا ہے؟

(v) لتا کی مقبولیت کے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟

جواب:

(i) ایک گاؤں کے نشانے باز دوسرے گاؤں کے نشانے بازوں سے مقابلہ کرتے ہیں اس کے لیے ایک جج اور کچھ پنچ مقرر کیے جاتے ہیں جن کا فیصلہ سب کے لیے قابل قبول ہوتا ہے۔

(ii) صوبے میں عام طور پر چاول، گوشت، مچھلی، آلو اور صابودانے کے درخت کے گودے کا آٹا کھایا جاتا ہے۔

(iii) دنیا کا سب سے زیادہ بارش والا علاقہ چیراپونجی ہے۔

(iv) اس صوبے میں پیچش، ملیریا اور ہیضے کی بیماریاں عام ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے۔

(v) یہاں جھگڑوں کے فیصلوں کے لیے پنچ اور گواہوں کے بیان پر فیصلہ دیا جاتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

1	(i)
1	(ii)
1	(iii)
2	(iv)
2	(v)
7	**کل نمبر**

یا

(i) لتا کے گانوں میں دو لفظوں کے بیچ کا فاصلہ ترنم سے اس طرح بھرا ہوتا ہے کہ دونوں لفظ ایک دوسرے میں سمائے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔

(ii) لتا کے گانوں کے متعلق یہ مان لیا گیا ہے کہ لتا کے گانوں میں درد بھرے جذبات کی عکاسی نہایت موثر انداز میں ہوتی ہے۔

(iii) مصنف کے خیال میں لتا نے درد انگیز جذبات کے برعکس خوشی کے جذبات والے گیت بڑے والہانہ انداز سے گائے ہیں۔

(iv) فلمی سنگیت میں ملک کے راجستھانی، پنجابی اور بنگالی لوک گیتوں کے ذخیروں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

(v) لتا کی مقبولیت کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ فلمی سنگیت کی دنیا میں بے تاج ملکہ ہیں۔ پردے کے پیچھے گانے والے فن کاروں میں لتا کی مقبولیت سب سے بڑھ کر ہے۔

نمبروں کی تقسیم

1	(i)
1	(ii)
1	(iii)
2	(iv)
2	(v)
7	**کل نمبر**

8۔ ''میں اس تنہائی میں صرف خطوں کے بھروسے جیتا ہوں یعنی جس کا خط آیا میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا'' اس جملے کی وضاحت کیجیے اور غالبؔ کے خطوط کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ **5**

یا

مضمون ''چچا چھکن نے خط لکھا'' میں آپ کو کون سا کردار پسند آیا اور کیوں؟

جواب: غالبؔ نے منشی ہرگوپال تفتہ کو لکھا ہے کہ وہ تنہائی میں صرف خطوں کے بھروسے جیتے ہیں کیا نکہ خط ان کے لیے ملاقات کا ذریعہ ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ جس کا بھی خط آیا مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ شخص بہ نفس نفیس خود تشریف لے آیا۔

غالب نے اردو خطوط میں اپنی زندگی اور زمانے بہت سے دلچسپ حالات اور واقعات بیان کیے ہیں۔ان کے خطوط میں 1857 کے آس پاس کا ماحول جس تفصیل سے نظر آتا ہے اس کے پیش نظر یہ خطوط تاریخی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ غالبؔ نے اپنے خطوط کے بارے میں خود لکھا ہے کہ ”میں نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے“ غالب کے خطوط میں واقعہ نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری کی غیر معمولی مثالیں ملتی ہیں۔اس کے علاوہ طنز و مزاح کا عنصر بھی ان کے خطوط میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

وضاحت	2
اہمیت	3
کل نمبر	**5**

یا

چچا چھکن کا کردار — چچی کا کردار — ملازم منصرم کا کردار — منصرم صاحب کی بیوی کا کردار

اپنی پسند کا کوئی بھی کردار طالب علم لکھ سکتا ہے۔وجہ بیان کر سکتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کردار	2
وجہ کا بیان	3
کل نمبر	**5**

9۔ درج ذیل میں سے صرف چار (4) سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ **8**

(i) ابن انشا نے ''ذرا فون کرلوں'' میں پروفیسر بخش کے تعارف میں کیا لکھا ہے؟

(ii) رائے صاحب اور خان صاحب میں رنجش کی کیا وجہ تھی؟

(iii) مرزا فرحت اللہ بیگ نے پھول والوں کی سیر کا کیا منظر پیش کیا ہے؟

(iv) سیٹھ سرجومل اپنے بیٹے پورن مل کو امریکہ بھیجنے کے لیے کیوں راضی ہوگیے۔

(v) قرۃالعین حیدر کی چائے سے کس طرح ضیافت کی گئی؟

(vi) میگھالیہ کو خوبصورت صوبہ کیوں کہا گیا ہے؟

(vii) رشید احمد صدیقی نے ایک معزز اور دولت مند ترین صاحب کی دعوت سے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟

(viii) پنڈت جواہر لال نہرو اور گدھے کے درمیان کس مسئلے پر گفتگو ہوئی؟

جواب:

(i) ابن انشا نے ''ذرا فون کرلوں'' میں پروفیسر بخش کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ سید منزل کے سامنے فٹ پاتھ پر بیٹھ کر قسمت کا حال بتاتے ہیں۔ مقدمہ، بیماری، روزگار ہر مسئلہ پر ان کا مشورہ مفید رہتا ہے۔ لاعلاج بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔

(ii) رائے صاحب اور خاں صاحب میں رنجش کی وجہ گڑھیّا سے حاصل ہونے والی آمدنی تھی۔ خاں صاحب کا کہنا تھا کہ یہ تو اللہ کی دین ہے جتنی بڑھے جدھر بڑے گڑھیّا میری ہی رہے گی۔ اس میں کسی کا کوئی حصہ نہیں۔ اس بات کو لے کر دونوں میں آپسی رنجش پیدا ہوئی۔

(iii) مرزا فرحت اللہ بیگ نے پھول والوں کی سیر کا منظر کچھ اس طرح پیش کیا ہے کہ ہر سال بھادوں کے شروع میں پھول والوں کی سیر کا میلہ لگتا ہے۔ سارا شہر تیاریوں میں لگ جاتا ہے۔ سواری کا بگل بجتے ہی سواریاں میدان میں آنا تین بجے پہلی رتھ روانہ ہوئی اور اس کے پیچھے دوسری سواریاں۔ سب سے آخر میں نواب زینت محل کی پالکی کے لاہوری دروازہ پر پہنچتے ہی جپتان ڈگلس قلعہ دار نے سلامی دی۔ سورج نکلنے سے پہلے

سواری قلعہ پہنچی۔ بادشاہ شیر شاہ کی مسجد میں نماز پڑھ کر ہمایوں کے مقبرے پہنچے اور وہاں سے درگاہ شریف۔ ہلکی ہلکی پھوار کے باوجود لوگ میلے کا لطف لے رہے تھے۔

(iv) سیٹھ سرجومل اپنے بیٹے کی ضد کے سامنے جھک گیے کیونکہ اس نے اپنی بات منوانے کے لیے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔ بیٹے کی ضد نے انھیں مجبور کر دیا اور اپنے بیٹے پورن مل کو امریکہ بھیجنے کے لیے راضی ہو گیے۔

(v) جاپان پہنچنے پر قرۃ العین حیدر کی چائے سے ایک نرالے ڈھنگ سے ضیافت کی گئی۔ سب سے پہلے کیتلی میں فرش کے اندر تہہ خانے میں بنے چولھے پر بڑے اہتمام سے چائے تیار کی گئی پھر خوبصورت لڑکیوں نے ادب کے ساتھ پلیٹ میں رکھے لڈو کے سامنے سجدہ کیا اور چلی گئیں۔ پھر دوبارہ وہی لڑکیاں آئیں اور آ کر پیالے میں رکھے ہرے رنگ کے گاڑھے جوشاندے کے سامنے سجدہ کیا اور چلی گئیں۔ قرۃ العین حیدر نے ان کی مذہبی روایت اور تہذیب کا احترام کرتے ہوئے کڑوے جوشاندے کو آنکھ بند کر کے پی لیا۔

(vi) خوبصورت اونچی نیچی پہاڑیوں کا سلسلہ، گہری کھائیاں اور ان کے درمیان آڑی ترچھی بل کھاتی ندیاں، پہاڑوں کی چوٹیوں سے گھرے ہوئے آبشار اور خوبصورت قدرتی مناظر کی وجہ سے میگھالیہ کو خوبصورت صوبہ کہا گیا ہے۔

(vii) رشید احمد صدیقی کا خیال ہے کہ اپنے سے اونچے اور امیر لوگوں کے یہاں دعوت میں جا کر تکلف محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے قیمتی آلات ولباس دیکھنے کو ملتے ہیں کہ جو بس داستانوں میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔ عزیز و اقارب کی موجودگی میں کھانے کو ہاتھ لگانے میں محسوس ہوتا ہے کہ کہیں شرمندگی نہ ہو جائے۔ غرض محتاط رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(viii) پنڈت جواہر لعل نہرو گدھے کی زبانی رامو دھوبی کی داستانِ غم سن کر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ حکومت اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتی مگر میں اپنی جیب سے ایک سو روپے دے سکتا ہوں۔ گدھے نے کہا یہ تو خیرات ہوئی۔ پنڈت جی نے کہا خیرات تو ہے۔ گدھے نے کہا کہ خیرات بند ہونی چاہیے۔

ہندوستانی کا یہ حق ہونا چاہیے کہ جب وہ مرے اس کے بعد ریاست اس کے بیوی بچوں کے گذارے کا

بندوبست کرے۔ اسے آزادی کے بنیادی اصول میں شمار کیا جاتا ہے۔ اصولوں کو عمل میں لانے کے لیے خون پسینہ ایک کرنے کی ضرورت ہے۔ یوں تو تمھاری طرح کے لوگ انقلاب کی باتیں بہت کرتے ہیں لیکن راموددھوبی کی بیوہ کو سرکاری پینشن دینے کے لیے قوم کے پاس اس سے کہیں زیادہ قومی دولت ہونی چاہیے جتنی آج کل اس کے پاس موجود ہے۔ اس قومی دولت کو بڑھانے کے لیے ایک پنچ سالہ پلان تیار کیا گیا ہے جس پر ملک بھر میں عمل ہو رہا ہے لیکن لوگوں کے جوش و خروش کا وہ عالم نہیں ہے جس کی مجھے ان سے امید تھی۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **2×4 = 8**

10۔ برج نارائن چکبست نے اپنی نظم ''پھول مالا'' کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔ **10**

یا

طویل نظم کی تعریف لکھیے اور ساحر لدھیانوی کی نظم ''پرچھائیاں'' کا خلاصہ لکھیے۔

جواب:

شاعر نے اس نظم کے ذریعے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں یوروپ کی نقل نہیں کرنی چاہیے۔ یوروپ کی نقل کرکے ارو یوروپ کے رنگ میں رنگ کر وہاں کی باتوں کو اپنا کر ہم اپنی تہذیب کو بھول رہے ہیں۔ شرم و حیا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

شاعر نے کہا کہ ہمارے یہاں کی عورتوں کو مردوں کی روش پر چل کر غلط راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ایسا کریں گی تو اپنی تہذیب و حاصل کی گئی تعلیم پر دھبہ لگ جائے گا۔ یوروپ کی تہذیب اور ہماری تہذیب دونوں ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ یوروپ کی نقل کرکے ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ آنے والی نسلوں کے اخلاق

اقدار کے لیے ہمیں خود کو اپنی تہذیب میں ڈھالنا ہوگا۔ یوروپ کی تہذیب ہماری تہذیب میں اور ہماری تہذیب یوروپ کی تہذیب میں نہیں سما سکتی۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 10 = 10×1

یا

طویل نظم کی تعریف:۔ طویل نظم، نظم کی ایک خاص قسم ہے جس کا چلن پہلی جنگ عظیم (1914) کے بعد ہوا۔ کچھ نقادوں کا کہنا ہے کہ طویل نظم ایک طرح کا تخلیقی مقالہ ہوتا ہے۔ اپنی وسعت اور طوالت کے باعث طویل نظم میں یہ گنجائش رہتی ہے کہ شعری تجربہ کا اظہار تسلی کے ساتھ مربوط طریقے سے کیا جائے۔ اس کی ہئیت متعین نہیں ہے۔ یہ نظم عام طور پر شروع سے آخیر تک ایک ہی بحر میں کہی جاتی ہے لیکن کبھی کبھی مختلف بحروں کی ایک ہی نظم میں استعمال کیا جائے۔ طویل نظم میں مثنوی، مرثیہ، قصیدہ وغیرہ ہیں۔

خلاصہ :اس نظم میں شاعر کا کہنا ہے کہ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں نے انسان کو اجتماعی موت کے اندیشے میں مبتلا کر دیا تھا۔ نسل انسانی کی بقا کے لیے ہمیں کسی تیسری عالمی جنگ کے امکان کو جڑ سے ختم کرنا ہوگا۔ انسانی معاشرے اور تہذیب کی سب سے بڑی ضرورت امن ہے۔ اس نظم میں بتایا کہ انسان ہمیشہ سے ہی زندگی جنگ اور امن کے بیچ پھنسا ہوا ہے۔ جنگ سے انسان کو بہت سے نقصانات اٹھانا پڑے۔ ہر طرف تباہی و بربادی کا منظر دکھا۔ انسانیت کی بقا اور ترقی کو تنزل کی طرف بڑھتے دیکھا ہے۔ انسانیت کی بقا اور ترقی کو قائم رکھنے کے لیے امن وسکون کی ضرورت ہے اور امن قائم رکھنا سب کی ذمہ داری ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب قوم میں آپس میں اتفاق واتحاد ہو۔ ایک آزاد قوم ہی اپنی تہذیب اور ثقافت کا تحفظ کر سکتی ہے۔ غلام قوم اپنی تہذیب وثقافت کی حفاظت نہیں کر سکتی۔

نمبروں کی تقسیم

تعریف	2
خلاصہ	8
کل نمبر	10

11۔ درج ذیل میں سے کوئی ایک شعری اقتباس غور سے پڑھیے اور اس کے متعلق نیچے دیے گیے سوالوں کے جواب دیجیے۔ 10

کیا تم سے بتائیں عمر فانی کیا تھی
بچپن کیا چیز تھی جوانی کیا تھی
یہ گل کی مہک تھی ، وہ ہوا کا جھونکا
اک موج فنا تھی ، زندگانی کیا تھی

دنیا سوسو طرح سے بہلاتی ہے
سامان خوشی سے روح گھبراتی ہے
اب فکر فنا نے کھول دی ہیں آنکھیں
کلفت ہر بات میں نظر آتی ہے

(i) بچپن اور جوانی کے بیت جانے کا عمر فانی سے کیا تعلق ہے؟

(ii) زندگی کو کن کن چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(iii) دنیا کے لاکھ بہلانے کے باوجود شاعر کی روح سامان خوشی سے کیوں گھبراتی ہے؟

(iv) کس بات کی فکر نے شاعر کی آنکھیں کھول دی ہیں کہ اسے ہر بات میں رنج کا احساس ہوتا ہے؟

یا

ایسے ہوتے ہیں گھر میں تو بیٹھے جیسے رستے میں کوئی ہو بیٹھے
دو طرف سے تھا کتوں کا رشتہ کاش جنگل میں جا کے میں بستا
دن کو ہے دھوپ رات کو ہے اوس خواب راحت یہاں سے سوسو کوس
نہ اثر نام کا نہ کچھ درد کا گھر ہے کا ہے کا نام ہے گھر کا

(i) شاعر کو گھر میں بیٹھنا کیسا معلوم ہوا؟

(ii) شاعر نے جنگل میں بسنے کی تمنا کیوں کی ہے؟

(iii) خواب راحت شاعر کے گھر سے کوسوں دور کیوں ہے؟

(iv) شاعر کو اپنا گھر نام کا گھر کیوں لگتا ہے؟

جواب:

(i) اس رباعی میں شاعر نے زندگی کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ انسان کی زندگی فنا ہونے والی ہے۔ جس طرح سمندر میں موجیں اٹھتی ہیں اور پل بھر میں فنا ہو جاتی ہیں انسان کی زندگی بھی سمندر کی مانند پل بھر میں شباب پر پہنچتی ہے اور ایک ہی پل میں فنا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان دنیا میں آتا ہے بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے کا سفر طے کرتا ہے۔

(ii) شاعر نے اس رباعی میں بچپن کو پھول کی مہک اور جوانی کو ہوا کے جھونکے سے تعبیر کیا ہے۔

(iii) اس رباعی میں شاعر کہتا ہے کہ ہم دنیا کی رنگینیوں کو دیکھ کر دنیا کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ دنیا ہمیں کبھی غم تو خوشی دے کر بہلاتی ہے۔ جب سے زندگی اور موت کی حقیقت ظاہر ہوئی ہے دنیا کی خوشی سے روح گھبرانے لگی ہے۔

(iv) موت کی فکر نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں جب سے زندگی اور موت کی حقیقت سے ہم آشنا ہوئے ہیں ہمیں زندگی کی خوشیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اب دنیا کی ہر خوشی میں رنج اور تکلیف نظر آتی ہے۔ یہاں کھول دی ہیں آنکھیں سے شاعر کی مراد حقیقت سے آشنا ہونا ہے۔

یا

(i) مثنوی ''اپنے گھر کا حال'' میں میر تقی میر نے اپنے گھر کی ابتری کا حال بیان کیا ہے۔ میر کا گھر بہت خستہ حالت میں ہے۔ شاعر کو گھر میں بیٹھنا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ کیونکہ تھوڑی سی بارش ہوتے ہی گھر کی سوسالہ دیوار گر جانے سے گھر گھر نہیں رہا بلکہ گھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر راستہ بن گیا ہے۔

(ii) گھر کی دیوار گر جانے سے کتوں نے گھر کو راستہ بنا لیا ہے جس سے شاعر گھبرا گیا ہے اور وہ جنگل میں جا کر بسنے کی تمنا کرتا ہے؟

(iii) گھر میں گھر جیسا آرام نہیں ہے۔ دن میں دھوپ کی تپش ہے تو رات کو اوس۔ نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام۔ سکون اور چین اس گھر سے کوسوں دور ہے۔

(iv) شاعر کو گھر خستہ اور بوسیدہ ہے۔ اس میں کسی چیز کا آرام نہیں ہے۔ کھٹملوں، کیڑے مکوڑوں نے ناک میں دم کر دیا ہے۔ کتوں نے گھر کو راستہ بنا لیا ہے۔ نہ دن میں دھوپ میں چین میسر آتا ہے نہ رات کو اوس راحت پہنچاتی ہے۔ اس لیے شاعر اپنے گھر کو نام کا گھر کہتا ہے کیونکہ اس میں گھر جیسا آرام نہیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 10 = 2½×4

12۔ درج ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیے۔ 5

(i) ''بڑے بول کا سر نیچا'' کس مصنف کا افسانہ ہے؟

حبیب تنویر　　کرشن چندر　　اعظم کریوی

(ii) نظم ''پھول مالا'' کا موضوع کیا ہے؟

باغ کی خوبصورتی　　خواتین کو نصیحت　　وطن سے محبت

(iii) قرۃ العین حیدر کے سفر نامے کا کیا نام ہے؟

جاپان (ستمبر کا چاند)　　ایران (دسمبر کی دوپہر)　　یونان (جون کا سورج)

(iv) ''پھول والوں کی سیر'' کس مصنف کا انشائیہ ہے؟

مرزا فرحت اللہ بیگ　　مرزا غالبؔ　　سید امتیاز علی تاج

(v) ادب کی وہ کون سی صنف ہے جس میں زندگی کے کسی ایک پہلو کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے؟

مضمون   ناول   افسانہ

جواب:

(i) **اعظم کریوی**

(ii) **وطن سے محبت**

(iii) **جاپان(ستمبر کا چاند)**

(iv) **مرزا فرحت اللہ بیگ**

(v) **افسانہ**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1×5 = 5**